سمیع الرحمٰن ۱۱ درجہ دورۂ حدیث نمبر (03108037365)

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کچھ ایسے مسائل کے بارے میں جن میں تضاد ہے
عربی اور اردو فتاوی کے اندر ۔ ذیل میں وہ مسائل مع حوالوں کے ذکر کیے
جائیں گے ۔ لہذا فیصلہ کن جواب حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

مسئلہ نمبر 1 اگر منفرد ظہر اور عصر میں جہراً قرات کرلی تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟
چنانچہ کتاب الفتاوی جلد نمبر ۲ ص ۴۳۳ پر الدر المختار مع رد المحتار ۲/ ۲۵۱ کے حوالے سے ذکر ہے
کہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن سجدہ سہو کے مسائل صفحہ ۳۸ پر درمختار کے حوالے سے مذکور
ہے کہ سجدہ سہو واجب نہیں ۔ اسی طرح نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ۱/ 534 پر حلبی کبیر
ص 456 ۔ اور شامی ۲/ ۸۱ اور بدائع الصنائع ۱/ 166 کے حوالے سے ذکر ہے کہ سجدہ
سہو واجب نہیں؟

مسئلہ نمبر ۲ اگر مصلی غلطی کے بعد سجدہ سہو کرے پھر سجدہ سہو کے بعد دوبارہ غلطی کرے تو کیا دوبارہ
سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا نہیں؟
چنانچہ فتاوی محمودیہ جلد نمبر 7 ص 436 پر البحر الرائق ۲/ 175 (۱۰۷) کے حوالے سے لکھا ہوا ہے
کہ دوبارہ سجدہ سہو کرے لیکن سجدہ سہو کے مسائل ص 63 پر ھندیہ ۱/ ۱۳۰ کے حوالے سے لکھا
ہے کہ دوبارہ سجدہ سہو نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے قبل قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود وغیرہ سے فارغ ہونے
کے بعد کچھ دیر سکوت کرکے بیٹھا رہے تو اس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟
فتاوی دار العلوم دیوبند ۴/ 382 پر رد المحتار ۱/ ۷۰۷ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سجدہ سہو نہیں
اسی طرح سجدہ سہو کے مسائل ص 80 پر درمختار ۲/ ۹۴ کے حوالے
سے یہی لکھا ہے کہ سجدہ سہو واجب نہیں لیکن احسن الفتاوی ۴/ 189 پر درمختار مع شامی
۱/ ۵۰۷ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سجدہ سہو واجب ہے۔
حوالوں سمیت رہنمائی فرمائیں جزاکم اللہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۹/۳

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ اگر منفرد سری نمازوں میں جہراً قراءت کرلے تو اس پر سجدہ سہولازم ہوگا یانہیں؟ تواس بارے میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں، چنانچہ متون میں بھی اس سے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، اور علامہ شامیؒ نے عدمِ وجوب کے قول کو ترجیح دیکر اسے ظاہر الروایۃ قرار دیا، اور فرمایا کہ وجوبِ سجدہ سہو کا قول نادر الروایۃ ہے، اس لئے راجح قول کے مطابق صورتِ مسئولہ میں سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔

الدر المختار (۲/ ۸۱)

(والجهر فيما يخافت فيه) للإمام (وعكسه) لكل مصل في الأصح والأصح تقديره (بقدر ما تجوز به الصلاة في الفصلين. وقيل) قائله قاضي خان يجب السهو (بهما) أي بالجهر والمخافتة (مطلقا) أي قل أو كثر

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۸۱)

(قوله والجهر فيما يخافت فيه للإمام إلخ) في العبارة قلب، وصوابها والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للإمام ح وهذا ما صححه في البدائع والدرر، ومال إليه في الفتح وشرح المنية والبحر والنهر والحلية على خلاف ما في الهداية والزيلعي وغيرهما، من أن وجوب الجهر والمخافتة من خصائص الإمام دون المنفرد.

والحاصل أن الجهر في الجهرية لا يجب على المنفرد اتفاقا؛ وإنما الخلاف في وجوب الإخفاء عليه في السرية وظاهر الرواية عدم الوجوب كما صرح بذلك في التتارخانية عن المحيط، وكذا في الذخيرة وشروح الهداية كالنهاية والكفاية والعناية ومعراج الدراية. وصرحوا بأن وجوب السهو عليه إذا جهر فيما يخافت رواية النوادر اهـ فعلى ظاهر الرواية لا سهو على المنفرد إذا جهر فيما يخافت فيه وإنما هو على الإمام فقط.

(۲)۔۔۔اگر مصلی سجدہ سہو کے بعد دوبارہ غلطی کرے تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو کرنا لازم ہے، اس میں قاعدہ یہ ہے کہ نماز کے اندر جتنی بھی غلطیاں ہوگئی ہوں، ان کی تلافی آخر میں ایک ہی سجدہ سہو کرلینے سے ہوجاتی ہے، البتہ جو غلطی سجدہ سہو کرنے کے بعد ہوئی ہے اس کے لئے پہلا کیا ہوا سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا، بلکہ دوبارہ سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

اور "سجدہ سہو کے مسائل" نامی کتاب میں ہندیہ کا جو جزئیہ مذکور ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ سجدۂ سہو کے دوران اگر کوئی سہو ہو جائے تو اس کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟ لہٰذا اگر سجدہ سہو مکمل ہو جانے کے بعد کوئی سہو ہو جائے تو مذکورہ عبارت سے اس صورت میں سجدہ سہو نہ کرنے پر استدلال کرنا درست نہیں۔

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٧٧)

(قوله لأنه لإصلاح ما فات) أي ما ترك من الواجبات في محله، كما أن قضاء الفوائت لإصلاح ما فات وقته بفعله بعده.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٧٩)

والسجود جابر عما فات قائم مقام الإعادة

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي (٢/ ١٠٧)

وعلله في المحيط بأن السجدة المتقدمة لا ترفع النقصان المتأخر فأما السجدة المتأخرة فإنها ترفع النقصان المتقدم

الفتاوى الهندية (١/ ١٣٠)

السهو في سجود السهو لا يوجب السهو؛ لأنه يتناهى، كذا في التهذيب ولو سها في سجود السهو عمل بالتحري ولو سها في صلاته مرارا يكفيه سجدتان، كذا في الخلاصة.

(۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں تشہد اور درود وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکن کے بقدر یا اس سے زیادہ دیر تک سکوت کر کے بیٹھا رہے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو گا، یا نہیں؟ اس بارے میں دونوں قول ہیں، تاہم عبادات کے معاملے میں احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں احتیاطاً سجدہ سہو لازم ہو گا، اور احسن الفتاوی میں ذکر کردہ مسئلہ چونکہ احتیاط پر مبنی ہے اس ~~سے وہی معمول بہ~~ لئے اس پر عمل کرنا درست ہو گا۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٩٤)

قلت؛ والحاصل أنه اختلف في التفكر الموجب للسهو، فقيل ما لزم منه تأخير الواجب أو الركن عن محله بأن قطع الاشتغال بالركن أو الواجب قدر أداء ركن وهو الأصح، وقيل بمجرد التفكر الشاغل للقلب وإن لم يقطع الموالاة، وهذا كله إذا تفكر في أفعال هذه الصلاة؛ أما لو تفكر في صلاة قبلها هل صلاها أم لا، ففي المحيط أنه ذكر في بعض الروايات أنه لا سهو عليه وإن أخر فعلا؛ كما لو تفكر في أمر من أمور الدنيا حتى أخر ركنا وفي رواية يلزمه لتمكن النقص في صلاته لأنه يجب عليه حفظ تلك الصلاة حتى يعلم جواز

دارالافتاء

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

صلاته هذه بخلاف أعمال الدنيا فإنه لم يجب عليها حفظها. واستظهر في الحلية هذه الرواية، وأنه لو لزم ترك الواجب بالتفكر في أمور الدنيا يلزمه السجود أيضا. واستظهر أيضا القول الأول بأن الملزم للسجود ما كان فيه تأخير الواجب أو الركن عن محله، إذ ليس في مجرد التفكر مع الأداء ترك واجب، وتمام الكلام فيها وفي فتاوى العلامة قاسم...... والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد تقی رنگونی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۷/شعبان المعظم /۱۴۳۸ھ
۴/مئی /۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
۷-۸-۱۴۳۸ھ

مفتی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۴/۸/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۷-۸-۱۴۳۸ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
۲۳/۸/۱۴۳۸ھ

مفتی

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۱/۱۸۹۷

الجواب صحیح
[illegible]
۳۰/۸/۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner